پاکستان اور احرار

از

مفکر ملت فخر قوم جناب چوہدری افضل حق صاحب (احرار)

جسے

الٰہ بخش نائب صدر شعبہ تبلیغ مجلس احرار لاہور

نے

بتقریب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن

پاکستان سیشن لاہور منعقدہ یکم مارچ ۱۹۴۱ء

نوٹ

یہ ٹریکٹ عوام الناس کو مفت ملتا ہے مگر ممبران احرار کیلئے قیمت ۲ر

باہتمام غلام محمد بٹ پرنٹر خادم پرنٹنگ پریس لاہور طبع کرا کے الٰہ بخش پبلشر نے شائع کیا

دل اللہ کا گھر بھی ہے اور شیطان کا مسکن بھی۔ اس لئے ہر مضمون کو اللہ کے پاک نام سے شروع کرتا ہوں تاکہ نفس کی شرارتوں سے بچکر علم و یقین کے مطابق سچی بات کہ سکوں۔ میں نے پاکستان کے تخیل کو کبھی خارج از بحث قرار نہیں دیا۔ مجلس احرار آزادئ ہند سے پہلے پاکستان کے تصوّر کو عقل سے بعید سمجھ کر نظر انداز کرتی ہے۔ غلامستان کے اندر پاکستان دراصل پلیدستان ہے۔ غلام ہندوستان کے اندر پاکستان کی رٹ لگانیوالے عوام کے جذبات سے کھیلنا پسند کرتے ہیں ہندوؤں کے ہاتھوں مسلمانوں کے مجروح دلوں کی صدا کو صرف اپنے ادنیٰ ارادوں کی تکمیل کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں اور اکثر متضاد باتیں کہتے ہیں میرے محترم بھائیوں نے میرے بیان کردہ وجوہات کو دہرایا ہے اور مضمون کو چند دلخراش تعریفات کے ساتھ ختم کردیا ہے حالانکہ ملکی مسائل کو شخصی مباحث سے الگ رکھنا ضروری تھا۔ بہرحال انہوں نے اپنے دلائل و اعتراضات کو عین سوال کیصورت بیان کرکے بحث کو محدود کرکے معاملے کو آسان کردیا ہے انکا سوال یہ ہے :-

چوہدری صاحب سے ایک سوال ..... علاوہ بریں چوہدری صاحب کو معلوم ہے کہ کانگریس نے نہ تو ہندو کے سوشل بائیکاٹ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ نہ ہندو کے اقتصادی اقتدار میں کمی کا کوئی انتظام کیا نہ سرمائے کی مساوی تقسیم کے لئے کوئی قدم اٹھایا۔ نہ اس کے کارفرماؤں کی فطرت و طبیعت کو ان امور سے کوئی مناسبت ہے کانگریس کا سارا زور اس بات پر صرف ہوتا رہا کہ ہندو کے ہمہ گیر اقتدار میں فرق نہ آئے۔ اگر اچھوتوں سے میل جول پیدا کرنے کے لئے زبانی کچھ کہا گیا تو غرض صرف یہ تھی کہ اچھوت علیحدہ ہوکر

ہیں تاکہ سکھ ہندو اور مسلمان عوام انکا آسانی شکار ہو سکیں۔ اس تجربہ کے باوجود آپکو اعتراض ہے کہ میں نے لیگی بھائیوں کی مخالفت کی اور ہندوؤں کو چھوڑ دیا میں نے کانگریس کے رویے کو مبہم قرار دیکر اس مضمون ہی میں نہیں بلکہ اپنے پشاور کے خطبے اور اخبار "مدینہ" کے سلسلہ مضامین میں صاف صاف مذمت کی لیکن معترض انصاف کے تقاضوں کو کیا پورا کرتا وہ ہم پر الزام تراشنے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔

ہاں آپنے خوب فرمایا کہ مسلمان کم سرمایہ دار اور ہندو زیادہ سرمایہ دار ہیں اس لئے مجھے لیگ کو چھوڑ کر انکی مذمت کرنی چاہئے تھی! محترم بھائیو! سرمایہ داری غریب کے خون کا نچوڑ ہی اس کے مطابق امراء غریب کا خون چوسنے والی جونکیں ہیں اب آپکا مجھ سے تقاضا ہے کہ موٹی جونکوں کی طرف متوجہ ہوں اور دبلی جونکوں کو چھوڑ دوں حالانکہ قیاس یہ ہونا چاہئے کہ موٹی جونکوں کو چھوڑ دو کہ ان میں اور خون چوسنے کی گنجائش باقی نہیں۔ ان پر نگاہ رکھو جو ابھی خونِ غریب کے لئے بیتاب ہیں بھلا سوچو کہ چھوٹے اور بڑے سرمایہ دار میں فرق کیوں کروں اگر خون چوسنا اور سرمایہ دارانہ ذہن رکھنا عیب ہے تو پھر ہندو کیا اور مسلمان کیا؟

کانگریسی اور لیگی سرمایہ دار

جواہر لال ہو یا جناح، غریب کی جان کے لئے دونوں عذاب ہیں میں اقتصادی نظام میں مساوات کے سلسلے میں جواہر لال کو جناح سے زیادہ مصیبت سمجھتا ہوں اور لیگی سرمایہ داروں نے کانگریسی سرمایہ داروں سے زیادہ مخالف ہوں لیگ خود غرض اور بے عمل لوگوں کی جماعت ہے کانگریس باعمل اور ایثار پیشہ امراء کی سلطنت گاہ ہے بے عمل اور خود غرض لوگوں کا مقابلہ آسان ہے مگر باعمل اور ایثار پیشہ امراء کو دبانا لوہے کے چنے چبانا ہے وہ بادشاہ جو

چھری رکھتے ہیں۔

مجلس احرار غریبوں کی جماعت ہے اس کا ذہنی اشتراک موجودہ کانگریس اور لیگ سے ممکن نہیں۔ ہم دونوں کی موجودہ داخلی سیاست کو غریب ہندو اور مسلمان کے لئے چیلنج سمجھتے ہیں دونوں جماعتیں راجوں۔ نوابوں کے وجود کو قائم رکھنے پر مصر ہیں اور انہیں بدستور غریب رعایا کی گردن پر شمشیر آویزاں بنائے رکھنا چاہتی ہیں وہ غریبوں پر امیروں کے راج کو پسند کرتی ہیں ہر انصاف پسند جانتا ہے کہ ہم اپنے پروگرام کی تکمیل میں کانگریس اور لیگ دونوں کے باغی ہیں کشمیر کی تحریک میں کانگریس باش باش کرتی رہ گئی مگر ہم غریب رعایا کی امداد کو سر ہتھیلی پہ رکھ کر جا پہنچے گاندھی جی نے ہمیں اسی طرح انگریز کا ایجنٹ کہا جس طرح لیگی بھائی ہمیں سرکار کا تنخواہ دار کہتے ہیں۔ تمام کانگریسیوں نے برملا ڈفلی پیٹی کہ ہم نے کشمیر انگریزوں کو دلا دیا گویا کشمیر آزاد جمہوریت تھی جس کا ایک حصہ ہم نے سرکار برطانیہ کے سپرد کر دیا یہی نہیں ہر تحریک میں کانگریسی ہماری ہوا خیزی کا زیادہ باعث ہوئے۔

احرار کی موجودہ سول نافرمانی اور کانگریس و لیگ

جب ہم نے موجودہ سول نافرمانی شروع کی تو ارباب لیگ نے بے ہمتی کے باعث اور کانگریس نے خفت مٹانے کے لئے ہماری مخالفت شروع کی لیکن دونوں جماعتوں کو اپنے حال کے مطابق احرار سے ایک ایک رنگ میں ہم آہنگ ہونا پڑا۔ لیگ کو جب اسلامی ممالک کیخلاف لشکر کشی کے متعلق وائسرائے نے یقین نہ دلایا تو اس نے فوجی سرگرمیوں میں سرکار کی مدد نہ کرنے کا اعلان کیا گو لیگ کی لیگ والوں نے بھی نہ سنی وہ

برابر باغی ہو کر انگریز کی مدد کرتے رہے بہر حال جھوٹ موٹ تو یہی بات منہ سے نکل گئی لیکن ہمارے بہادرانہ اقدام کی بدستور لیگ کی طرف سے مذمت اور اپنے ریزولیوشن اور اس پر عمل کی شرمناک داستان ہے ارباب لیگ شرمندہ تک نہیں ہوتے مگر مسلمانوں کی مخلص مگر مفلس جماعت کے سب منہ آتے ہیں۔

اسی طرح کانگریسی دوستوں کا حال ہے کہ احرار کی بروقت سول نافرمانی کو قبل از وقت قرار دیتے ہیں لیکن اگر ہم ہوا خیزی کریں اور کہیں کہ مہاتما جی رو رو کر وائسریگل لاج میں انگریز دوستی کا حق ادا کرتے رہے جب جی بھرلیے اور شملے لیکر حکومت مطمئن ہوگئی اور بھرتی کی اسے ضرورت نہ رہی تو کانگریس نے بھی بے وقت کی راگنی الاپنی شروع کردی کہ ہم بھی سول نافرمانی کرتے ہیں ہم اس سے بڑھکر اگر یہ کہیں کہ یہ کانگریسی سول نافرمانی گھوڑا چوری ہوجانیکے بعد اصطبل کو تالا لگانیکے مترادف ہے تو کیا ہو۔

لیکن نہیں جو جتنا بھی کرے اچھا ہی ہاں اتنا ضرور کہتا ہوں کہ کانگریس اور لیگ دونوں ہماری مخالفت میں یکساں ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم غریب مسلمانوں کے نمائندے ہیں وہ دونوں سرمایہ دارانہ ذہن کو نظامِ حکومت پر قائم رکھنا چاہتی ہیں سوکن سہیلی ہو نہیں سکتی۔

کانگریس کی طرف احرار کی رغبت

اب ان دو مخالف گروہوں میں سے کانگریس کیطرف احرار کی رغبت کو بطور طعن استعمال کیا جاتا ہے لیکن کیا کیا جائے کانگریس کا لیڈر مہاتما گاندھی تو کانگریسی وزراء کو حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی راہ پر چلنے کی ہدایت کرتا ہے اور وہ تنخواہ بھی بانصف لیتی ہیں مگر ابوبکرؓ و عمرؓ کے پیرو لیگی وزراء تین چار ہزار سے کم لینا کسرِ شان سمجھتے ہیں نبی کریمؐ کی سادگی کو نظر انداز کرکے قیصر و کسریٰ کی سطوت کی وارث بنی ہوئی ہیں باوجود ان حقائق کے ہم کانگریس سپرٹ کو سرمایہ دارانہ روح خیال کرتے اور مسلمانوں کو اسکی اور لیگ کی معرفت سے بچنے کی تاکید کرتے ہیں

اور کانگریس کو محض آزادی کی جد وجہد میں گھسیٹ کر لانے میں سرگرمی دکھاتے ہیں -

لیگ والے مٹی کے مادھو ہیں

غرض کانگریس آزادی ہند کے مسئلے پر محترم ہے اور اسی لئے قابل عزت کہ ان کے ہاں کے امرا میں زندگی کی پوری علامات ہیں وہ لیگ کے خداوندوں کی طرح مٹی کے مادھو نہیں کہ خود ہل چل نہ سکیں اور لاشوں کی طرح غریبوں کے کندھوں پر ہی سفر کریں نہیں کانگریس کے سرمایہ دار خود چلتا ہے دوسروں کو ساتھ چلاتا ہے- خود دوڑتا ہے دوسروں کو ساتھ دوڑاتا ہے لیکن میرا خدشہ ضرور یہ ہے کہ اسکی سعی و عمل بالآخر امیروں کا غریبوں پر تسلط قائم رکھنے کا ہی باعث ہوگی لیگ کی خواہش اور کانگریس کے عمل کا نتیجہ غریب کی مستقل غلامی ہے بیشک مجھے کانگریس کی قوت عمل اور آزادی ہند کے لئے ایثار کی داد دینا پڑتی ہے لیکن اس داد کے معنے یہ نہیں کہ میں بے عقلی سے لیگ اور موجودہ کانگریس میں کچھ ذہنی فرق سمجھ لوں جس بنا پر کانگریس لیگ سے زیادہ محترم ہے اسی طرح مجھے جواہر لال. جناح سے زیادہ پیارا ہے وہ ماں کے پیٹ سے چاندی کا چمچہ منہ میں لے کر نکلا تھا مگر عمر جیلوں کی دردناک تنہائیوں میں بسر کرتا رہا- اور مسٹر جناح بچپن میں ٹاٹ کھاٹ پر سوئے اب امیر ہو کر مزاج اتنا عالی بنا لیا کہ شاید مشرق کے روائتی شہنشاہوں کا غرور بھی نیچا ہی ہو- تاہم میں خدا لگتی اور غریب کے نقطۂ نظر سے بات کرتا ہوں کہ جناح اور جواہر لال دونوں کے ذہن میں امیروں کا تسلط قائم رکھنا ہے -

غریبوں کی بھلائی کے قانون بنانا اور ہے- غریبوں کو برسرِ اقتدار لانا اور ہے- غریبوں کی بھلائی کا دعوےٰ تو ولایت کنزرویٹو پارٹی بھی کرتی ہے مگر وہ غریبوں کو برسرِ اقتدار لانے کی دشمن ہے کانگریسی زاروں

اور لیگ کی وزارتوں کا دعویٰ بھی دہی ہے۔ مگر اس سے غریب کی زندگی میں انقلاب نہیں آسکتا۔ جب تک امیر ملک میں رہیگا غریب کا خون ضرور چوسا جائے گا۔ جو جماعت بھی امیر کے وجود کو قائم رکھتی ہے وہ غریب کو غلام بنانے کی مدعی ہے کانگریس کے لئے سارے احترام کے باوجود بڑے دلیں سے یہ پھانس کبھی نہیں نکلی کہ کانگریس لیگ کیطرح سرمایہ داروں کا اڈا ہے۔ ہندوستان ہندو سرمایہ داروں کا سورگ اور پاکستان مسلمان امراء کی جنت ہے

محترم مدیرانِ انقلاب لاہور کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے ذہن کو صاف کر کے مجلس احرار کے رویہ پر نظر کریں ہم پاکستان کے ہی مخالف نہیں بلکہ ہم آزادیٔ ہند کے ہندو سرمایہ دار حامیوں کی سلطنت کے بھی دشمن ہیں ہم آئندہ نظامِ حکومت میں صرف عوام کو برسرِ اقتدار دیکھنا چاہتے ہیں ہم صرف گاندھی جی کی ہدایت کے مطابق صحیح معنوں میں ہندوستان کو ابوبکرؓ و عمرؓ کی بنا کردہ طرزِ حکومت کے مطابق دیکھنا چاہتے ہیں کانگریس اور لیگ دونوں کا جماعتی ذہن حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے عادلانہ اور غریبانہ ذہن کا باغی ہے یہ دونوں جماعتیں غریبوں کی ہمدردی کا دم بھرتی ہیں مگر سرمایہ دارانہ نظام کو برقرار رکھنا چاہتی ہیں حالانکہ حضرت عمرؓ نے امراء کا خاتمہ کر دیا تھا ذاتی جائداد کا جائزہ لیکر ضرورت سے زیادہ املاک کو بحق سرکار ضبط کر لیا تھا مگر لیگ کا پاکستان اور کانگریس کا آزاد ہندوستان دونوں بالترتیب مسلمان رؤسا کی جنت اور اور ہندو سرمایہ دار کا سورگ ہونگے دونوں جگہ قانون غریب کو عدالتی چکی میں ڈالکر پیسیگا اور امیر قانون پر حکومت کریگا رؤسا کے بھاگ اور جاگیں گے اور عوام کی قیمت اور بھی موت کی نیند سو جائیگی رحم منہ چھپا کر کسی کونے میں دبک جائیگا شیطان برسرِ عام ننگا ہو کر ناچیگا بھلا ایسے پاکستان، ہندوستان اور خالصتان کیلئے غریب کو کیونکر شامل کیا جا رہا ہے۔